رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ان الفضل ما تنزل الا بدعائکم

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۱۷ | ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۲۶ھ ش | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پناہ گزین

نواے وقت ۲۷ ستمبر میں "سرراہے" کے زیر عنوان سرحدی علاقہ کے دورہ کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہمیں مسرت ہوئی ہے۔ کہ پاکستان حکومت پناہ گزینوں کو نہ صرف ہر طرح سے آرام سے رکھتی ہے۔ بلکہ عام شہریوں سے بھی زیادہ ان کی خاطر تواضع کے سامان مہیا کرتی ہے۔

یہ حالات اگرچہ "سرراہے" کے عنوان کے نیچے درج کئے گئے ہیں۔ مگر ہمیں ان کی سچائی میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ کیونکہ یہ حالات خود ایڈیٹر "سرراہے" کے چشم دید ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ مزاح میں بھی وہ کبھی حقائق کے خلاف باتیں کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"اسی دوران میں واہ میں غیر مسلم پناہ گزینوں کا کیمپ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا۔ مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حالت سب پر ظاہر ہے نہ راشن کا انتظام نہ طبی امداد کا ہزاروں بچے اور عورتیں رات کو آسمان کی چھت تلے فرش زمین پر سوتے ہیں۔ ان کی امداد اور دیکھ بھال کے لئے کوئی عملہ نہیں مگر واہ کے کیمپ میں پناہ گزینوں کی امداد کے لئے جو ہندو سکھ سٹاف مقرر ہے اس کی تنخواہ ہی کابل بیس ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ کیمپ کمانڈر ایک ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جیل ہیں۔ جنہیں پنشن کے علاوہ بارہ سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔

پھر آپ نے لکھا ہے کہ

اس کیمپ میں پناہ گزینوں کو آٹھ چھٹانک فی کس روزانہ آٹا ملتا ہے۔ مگر کمانڈر کو یہ شکایت تھی۔ کہ یہ راشن کم ہے . . . .

آٹے کے علاوہ ہر پناہ گزین کو دال تازہ سبزی اور گھی دیا جاتا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو گورنمنٹ براہ راست مہیا کرتی ہے۔ ان کے علاوہ کمانڈر کو تازہ پھل پھلوں کے رس خشک میوے اور کوکیز اونس وغیرہ خرید نے کی اجازت ہے۔ اور یہ سامان تعیش فراخ دلی کے ساتھ خریدا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا بل بھی حکومت مغربی پنجاب ادا کرتی ہے۔

سب سے دلچسپ لطیفہ یہ ہے کہ تین ہزار روپے کا ایک بل ابھی تک ایک جھگڑے کا موضوع بنا ہوا ہے۔ کمانڈر کو یہ اصرار ہے کہ حکومت یہ بل ادا کرے . . . یہ بل پوڈر اور لپ سٹک کے متعلق ہے۔"

پھر آپ نے ایک نظارے کا حال اس طرح بیان کیا ہے۔ "راولپنڈی سے پشاور جاتے ہوئے ہم نے ایک اور نظارہ دیکھا۔ مشرقی پنجاب کی وہ سڑکیں بھی ہم نے دیکھی ہیں۔ جہاں پر دو سو گز فاصلے پر چند مسلمان قتل کی لاشیں گدھوں کے لئے سامان ضیافت بنی نظر آتی ہیں۔ لاہور سے راولپنڈی تک ہمیں کوئی غیر مسلم زخمی بھی دکھائی نہیں دیا۔ جہلم میں سکھ حسب معمول کاروبار میں مصروف تھے۔ بلکہ اس جگہ جس پمپ سے ہم نے پٹرول حاصل کیا۔ اس کا مالک بھی سکھ تھا۔ راولپنڈی میں بھی ہزاروں سکھ اپنے کاروبار میں مصروف تھے۔ راولپنڈی سے پشاور جاتے ہوئے ہماری موٹر اٹک کے پل پر روکی گئی۔ اور سپاہی نے کہا کہ ٹریفک بند ہے۔ وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ ٹریفک بند کر رکھا ہے۔ بعد میں نواب سعید اللہ خان سے معلوم ہوا کہ پناہ گزینوں کی ایک ٹرین کی حفاظت کے لئے مردان سے پشاور تک ٹریفک بند ہے۔ پولیس نے میری کار بھی روک لی۔ اور کسی صورت میں اسے آگے جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہ تھی اتفاق سے ایک بریگیڈیر صاحب ادھر آنکلے۔ اور ان کی مداخلت سے میں پشاور پہنچا ہوں۔"

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان میں غیر مسلم پناہ گزینوں کو کس حفاظت اور آرام سے رکھا جاتا ہے۔

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم پناہ گزینوں کی حالت ہر جگہ ناگفتہ بہ ہے۔ ہم نے بچشم خود دو جگہوں میں مسلم پناہ گزینوں کا ہجوم دیکھا ہے۔ ایک قادیان اور دوسرے بٹالہ میں۔ قادیان میں تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت کو توفیق ملی ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکا ہے پناہ گزینوں کو آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ پکا پکایا کھانا جماعت کی طرف سے تقسیم ہوتا ہے مکانات بھی میسر ہیں۔ اور قادیان میں جو کچھ میسر ہوسکتا ہے غربا کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک ان غریب بے پناہ پناہ گزینوں کی طرف ذرا توجہ نہیں کی۔ اہل قادیان نے اناج کے تمام ذخیرے ان کے لئے وقف کر دیئے ہیں۔ لیکن یہ کب تک کفایت کریں گے۔ وہ اناج جو صرف اہل شہر کی سالانہ ضروریات کے لئے بھی ناکافی تھا ختم ہو رہا ہے۔

قادیان میں تو خیر جو کچھ انتظام ہماری جماعت کر سکی ہے کر رہی ہے۔ مگر بٹالہ کے پناہ گزینوں کی حالت اس قدر بری ہے۔ کہ ان کے تصور سے بھی دل کانپنے لگتا ہے۔ لوگ جانوروں کی طرح بازاروں اور سڑکوں پر دو روپیہ اس طرح پڑے ہیں۔ کہ کوئی لاری یا ٹرک گزرتا ہے۔ تو اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر اس حسرت سے نگاہیں اٹھتی ہیں کہ دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ہم اس غم واندوہ کی داستان کو طول نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ اگر حقیقت بیان کی جائے۔ تو کوئی آنکھ نہ رہے۔ جس سے خون کے دریا نہ بہہ جائیں۔

ہم پاکستان حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ ان پناہ گزینوں کے معاملہ کی طرف زیادہ متوجہ ہو۔ اور اب تک جو غفلت ہوئی ہے جلد از جلد اس کی تلافی کرنے کی کوشش کرے۔ خاصکر بٹالہ اور قادیان کے پناہ گزینوں کی خبر لینا اس وقت ازبس ضروری ہے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے مسلم ملٹری کا پہنچنا بھی ضروری ہے جبکہ مشترکہ کمانڈ فرنس میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر دارالاشاعت ۱۱ ہال روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں تشویشناک حالات

خطرہ لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہا ہے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ لاہور میں جو لوگ قادیان سے عورتوں اور بچوں کے ہمراہ آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خان بہادر نواب محمد دین صاحب باجوہ سابق ڈپٹی کمشنر و سابق ریونیو منسٹر جودھ پور سٹیٹ کا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ جب سکھوں نے محلہ دارالسعۃ پر حملہ کیا۔ اس مکان کے ایک حصہ پر عزیز احمد صاحب باجوہ سب جج سرگودہ کا قبضہ تھا۔ ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ اور تباہ کر دیا گیا۔ مکان کی محافظہ مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگ سکی کیپٹن عزیز احمد صاحب نے سرگودہا کو ہندوؤں اور سکھوں کی درخواست پر نہیں چھوڑا تھا۔ اور ستمبر کی تعطیلات پر صدر میں حاضر رہے انہوں نے سرگودہ میں احمدی جماعت کی مدد کے ساتھ کئی سکھوں اور ہندوؤں کی جانیں بچائیں۔ جن میں سے ایک لالہ بھگت رام صاحب ہیں جو کہ سرگودہا کے مشہور ایڈووکیٹ ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ جو پناہ گزین قادیان سے لاہور آئے ہیں۔ ان سے مندرجہ ذیل حالات معلوم ہوئے ہیں۔

دو سکھ آفیسر جن کے ساتھ چند سپاہی بھی تھے بہشتی مقبرہ کو دیکھنے کے لئے گئے انہوں نے بتایا کہ وہ گورداسپور جا رہے ہیں۔ باتوں باتوں میں چند احمدیوں سے انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ ان کے خیال میں وہ قادیان میں کب تک رہ سکنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ جس کا جواب ان کو یہی دیا گیا۔ کہ احمدی اپنے مقدس مقامات کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ وہ کسی حالت میں یہاں سے جانے کو تیار نہیں ہیں۔ معلوم رہے کہ بہشتی مقبرہ وہ مقدس قبرستان ہے۔ جس میں احمدیوں کے مقدس امام کا مزار ہے۔ اور ایسے احمدیوں کے مزارات ہیں۔ جنہوں نے جماعت کی تاریخ میں قابل قدر مذہبی خدمات ادا کی ہیں۔ یہ ان مقامات مقدسہ میں سے ہے۔ جن کو احمدی جان سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ اور خطرات کے اوقات میں پوری پوری حفاظت کرتے ہیں۔

حکومت کے بعض افسر شاید اسی وجہ سے خیال کرتے ہوں کہ ناجائز اسلحہ اور ایمونیشن وہاں چھپا رکھا ہوگا تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ اس نقطہ نظر سے یہ اغلب ہے۔ کہ ان سکھ افسروں نے اس جگہ کا ملاحظہ کیا خاص غرض کے لئے کیا ہو۔ اور ان کا یہ سوال کرنا کہ احمدی کب تک قادیان میں رہنے کی طاقت رکھتے ہیں اسی وجہ سے ہو کہ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہوں کہ احمدی کس قدر استقامت رکھتے ہیں۔

گورداسپور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے قادیان کا دورہ کیا۔ جس کے ساتھ بہت سی پولیس تھی۔ اس نے احمدیہ جماعت کے نمائندوں کو بلایا اور انہیں کہا کہ تمام بغیر لائسنس ہتھیار اور ایمونیشن پیش کر دیئے جائیں۔ نمائندوں نے ان سے کہا کہ ان کے پاس کوئی ناجائز اسلحہ اور ایمونیشن نہیں ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا کہ میرا مطلب آپ سے جو نمائندے ہیں نہیں ہے۔ بلکہ جماعت کے عام افراد سے ہے نمائندوں کو چاہیئے کہ ان کو بغیر لائسنس کے اسلحہ اور ایمونیشن پیش کرنے کے لئے آمادہ کریں جو ان کے قبضہ میں ہو جب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس طرح کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ وہ دوسرے ذرائع استعمال کرے گا۔ اس نے دھمکی دی۔ کہ حکام کے پاس ایسے آلات ہیں جن کے ذریعہ سے وہ مدفون ہتھیاروں کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اس وقت یہ بات احمدیوں پر سخت گراں گزری۔ نمائندوں نے اسے بتایا کہ وہ اپنے لوگوں سے کہہ دیں گے۔ کہ اگر ان کے پاس ایسے ہتھیار یا ایمونیشن ہوں تو وہ پولیس یا ملٹری کے حوالے کر دیں۔

یہ ظاہر ہے کہ ایسی ہدایات کا پبلک پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ خاصکر جب ان کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قانون شکنی کے خلاف ان کی حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے جو وہ خود اپنے دفاع کے لئے کر سکیں۔

۲۳ ستمبر قادیان میں دن کو بھی کرفیو لگایا گیا۔ اور اس عرصہ میں پولیس نے تلاشیاں لیں۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو امام جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے لیسر ہیں اور تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل بھی ہیں کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی۔ ملک عمر علی صاحب جو ضلع ملتان کے چوٹی کے احمدی زمیندار ہیں ان کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی۔ دونوں جگہوں میں کوئی قابل اعتراض اشیاء نہ ملیں۔ یہ معلوم ہے کہ پولیس نے جب ان مکانات کی تلاشی لی۔ تو وہ اپنے ساتھ ۱۹ آدمیوں کو جو وہاں موجود تھے لے گئی۔ پولیس نے محلہ دارالشکر کی بھی رات کو تلاشی لی۔

جس بازار میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی دوکانیں ملی ہیں رپورٹ ہے کہ وہاں ایک مسلمان کی دوکان سکھوں اور ہندوؤں نے لوٹ لی ہے۔ اور سکھ پولیس دیکھتی رہی۔ اور کچھ نہ کیا۔ ہندو اور سکھ گلیوں میں آزادانہ طور پر پھرتے ہیں۔ جب اس دوکان کے لوٹے جانے کی اطلاع پولیس چوکی کے افسر انچارج کو دی گئی۔ تو وہ موقعہ پر گیا جب اس کے ہمراہ ایک اور پولیس افسر بھی تھا۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے کچھ مال مسروقہ برآمد بھی کیا۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ ہولناک خبر یہ ہے کہ بعض سکھ پولیس کے سپاہی پناہ گزین لڑکیوں کو اٹھا کر لے گئے اور ان کی بالجبر بے عزتی کی۔ یہ عورتیں بعد میں نہایت بری حالت میں پائی گئیں۔

مندرجہ ذیل وہ واقعات ایسے ہیں جن میں سکھ سپاہیوں نے مال لوٹ لیا۔

الف۔ پانچ یا چھ سپاہی ایک بوٹ فروش کی دوکان پر آئے۔ اور ان میں سے ہر ایک دو یا تین جوڑے اٹھا کر لے گیا۔

ب۔ ایک شخص مسمی نبی داد ارائیں نے نانک کشمیری سے ٹرنک خریدا۔ یہ ٹرنک اس سے چھین کر سکھوں کے حوالے کر دیا گیا۔ کئی گھروں سے ہزاروں روپے کی مالیت کے زیورات لے جائے گئے ہیں۔

ہندوؤں اور سکھوں کے مکانوں پر چاک سے نشان لگا دیا گیا ہے تاکہ پہچانے جا سکیں۔ سیالکوٹ کے اللہ رکھا احمدی نے رپورٹ دی۔ کہ اتفاقاً وہ ایک سکھ سے ملا جو ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ تین ہزار سکھ پناہ گزین لایا ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں پر کوئی تعدی نہیں کی بلکہ اس کے برخلاف ان کی امداد کی۔ اور مہمان نوازی کی۔

سید محبوب عالم صاحب کلرک محاسب کئی دن سے غائب ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ قادیان سے آئندہ اطلاعات ظاہر کرتی ہیں۔ کہ وہاں اب ایسی اندھیر گردی ہو رہی ہے۔ کہ دن کو بھی کرفیو لگایا جاتا ہے۔ اور پولیس کی اس سے غرض یہ ہے۔ کہ وہ گھروں کی تلاشیاں کر سکے۔ جماعت احمدیہ کے لیڈروں کے مکانوں کی تلاشیاں لی گئی ہیں۔ مگر کوئی قابل اعتراض اشیاء برآمد نہیں ہوئیں۔ محلہ دارالشکر قادیان میں رات کے وقت بھی تلاشی لی گئی۔ سکھ پولیس میں بعض نوجوان پناہ گزین عورتوں کو اٹھا کر لے گئے۔ اور ان کی بالجبر بے عزتی کی۔

اس کے یہی معنی ہیں کہ یا تو پولیس جو یہاں متعین کی گئی ہے۔ اسے کسی کا قابو نہیں رہا۔ اور یا پھر اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ دیدہ دانستہ قادیان کے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ اگر وہ روکا ٹوک کریں۔ تو اس بات کو بہانہ بنا کر ان پر زیادہ سے زیادہ سختیاں کی جا سکیں۔ پولیس کے سامنے لوٹ کھسوٹ کی جاتی ہے۔ یہاں حالات ایسے خطرناک ہو گئے ہیں۔ کہ جو فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ اگر مشرقی پنجاب کے حکام کے اعلانات اپنے پیچھے سچائی رکھتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو بالجبر نکالنا نہیں چاہتے۔ تو ان کو فوراً ہی قدم اٹھانا چاہیئے۔

رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان کے حالات اس قدر نازک ہو گئے ہیں۔ کہ ان کا تقاضا ہے۔ کہ عورتوں اور بچوں کو فوراً نکالا جائے۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ لوگوں کو وہاں سے نکالنے کا جلد از جلد انتظام کرے۔

مشرقی پنجاب کی حکومت نے بارہا اعلان کئے ہیں۔ کہ مسلمان شہریوں کا اخراج ان کی پالیسی میں داخل نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ پالیسی جس صورت میں عملاً ظاہر ہو رہی ہے اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے جو قادر آباد میں ہوئے ہیں۔ جو قادیان ہی کا ایک حصہ ہے اور جو اس جگہ کے قدیم مغل خاندان کے مزارعوں سے آباد ہے۔ موجودہ خطرات کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کو وہاں سے نکال دیا گیا لیکن مرد ابھی اپنے گھروں میں مقیم تھے۔ پولیس نے ان کو حکم دیا۔ کہ وہ اس جگہ کو خالی کر دیں اور کہا کہ چونکہ عورتیں اور بچے یہاں سے نکل چکے ہیں۔ اس لئے حکام سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جگہ خالی ہو چکی ہے۔ اور اس لئے اب یہاں مشرقی پنجاب کے سکھ پناہ گزینوں کو آباد کیا جا سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان سے ایک مخلص دوست کا خط

بنام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدنا ہم نے یہ سنا ہے کہ حضور کو قادیان کے متعلق بڑی تشویش اور فکر ہے اور یہ کہ حضور اس قدر کوشش اور منت سے قادیان کے لوگوں کے لانے کے متعلق کر رہے ہیں کہ کسی وقت کا کھانا بھی آپ وقت پر اور آرام سے نہیں کھا سکتے اور حضور کا ہر وقت کا کھانا قریباً پاسی ہو جاتا ہے۔

میرے آقا۔ بے شک آپ جس مقام پر ہیں۔ آپ کی یہی ذمہ داری ہے۔ کیوں کہ شفیق باپ کو اپنے بچے سے ہی محبت ہوتی ہے۔ مگر میرے آقا آپ زیادہ فکرمند اور غمگین نہ ہوں۔ اللہ کی تائید اور نصرت آخر اپنے پورے نشان کے ساتھ ہمارے لئے آسمان سے نازل ہو رہے ہیں دنیا کی کوئی طاقت قادیان کو تباہ نہیں کر سکتی اور قادیان کی حفاظت کے ساتھ ہماری حفاظت بھی وابستہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم بالکل محفوظ رہیں گے میرے آقا میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں اس کی بنیاد صرف ایمان اور اعتقادی لحاظ سے آئندہ کے خدائی وعدوں میں ہی نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد ان نشانات پر ہے جو ہم روزانہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

(۱) ۲۰ اگست تک حضور کی رویا کے مطابق شدید طور پر آگ کی لڑائی جاری تھی۔ اور آگ اپنی پوری شدت کے ساتھ قادیان کے قریب تر آ رہی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ یا نارُ کونی بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ۔ کہ اے آگ دیکھ اب تیرے آگے ابراہیم کا مقام آ گیا ہے اب ٹھنڈی ہو جا۔ چنانچہ ۲۰ اگست کو زبردست بارش ہو گئی۔ جس کے بعد آگ کی لڑائی ختم ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ایک زبردست اور عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔

(۲) ۱۱ ستمبر کو دشمن نے حملہ کی تیاری کی اور اللہ تعالیٰ نے بارش کے ذریعہ اسے روک دیا۔ اور اس کے بعد ہر دوسرے دن ضرور اس وقت جبکہ حملہ کی اطلاعیں آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ بارش کے ذریعہ اسے پس پا کر دیتا رہا ہے۔

(۳) میں تیرے دشمنوں میں پھوٹ ڈال دوں گا۔ اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی علامات ہم روزانہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ارد گرد کے دیہات میں لوٹ مار کے مال پر جھگڑے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ تلونڈی میں دو تین خون ہو گئے ہیں۔ اس طرح باقی دیہات سے بھی کسی نہ کسی جھگڑے کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ آج صبح ایک خادم نے سنایا کہ ہم قادر آباد کے قریب سے ایک مکان سے سامان لیتے گئے تھے۔ دیکھا کہ قادر آباد میں سکھ خود اس کو چلا کر گشت دے رہے تھے۔ ہم نے جا کر پوچھا کہ بیل کیوں نہیں چلاتے۔ تو کہنے لگے کہ ہم نے بیل کہاں سے لینے ہیں۔ ہم کو تو سکھ گاؤں میں بیٹھنے بھی نہیں دیتے ایسا ہی ٹھیکری والا گاؤں والوں نے سکھ پناہ گزینوں کو گاؤں سے نکال دیا ہے پولیس والوں نے جا کر پھر بٹھایا انہوں نے پھر نکال دیا۔ غرض اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں۔ قادیان کے ہندو بھی اب ہراساں ہو گئے جاتے ہیں۔

(۴) قسم ہے اس خدا کی جس نے قادیان کو اشاعت اسلام کا مرکز بنایا ہے۔ ہماری وہ رات جو پہرہ پر گزرتی ہے۔ اس دن سے زیادہ پرسکون ہوتی ہے۔ جو گھر میں گزرتا ہے ہمارے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ رات لمبی ہو جائے۔ اور دن کم ہو جائے۔

رات کو ہم پہرہ دار خدا کے وعدوں کا ذکر کر کے اور موجودہ نشانات کو یاد کر کے اپنے دلوں کو نہایت مضبوط اور طاقتور بنا لیتے ہیں اور وہ تمام بداثر جو گولے باری نہ آنے کی وجہ سے بعض کمزور لوگوں کی طرف سے پیدا ہوتا ہے اس سے بچنے اور مقابلہ کی طاقت اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں۔

(۵) سب سے بڑا نشان جس کی نظیر ملنی ناممکن ہے۔ یہ ہے۔ کہ ابھی تک باوجود کوشش کے قادیان میں دن دہاڑے ہزاروں کی تعداد میں مسلح سکھ سارا دن پھرتے ہیں مگر جس خدا نے اپنے مسیح پاک کو وعدہ دیا تھا نصرت بالرعب وہ کسی دشمن کے دل میں حوصلہ نہیں پیدا ہونے دیتا کہ وہ کوئی ادنیٰ سا واقعہ بھی کر سکے۔ حالانکہ کوئی بڑے سے بڑا شہر یا علاقہ جس کو دشمن نے خالی کرانے کی کوشش کی ٹھہر نہیں سکا۔

(۶) چکی پھرے گی اور قضاء قدر نازل ہو گی۔ یہ پیش گوئی بھی اگر موجودہ وقت کے لئے سمجھی جائے تو اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے۔ آج ہماری حالت بالکل ان دانوں کی طرح ہو چکی ہے کہ گاہے میں پڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے ارد گرد کا تمام علاقہ پس چکا ہے۔ اور دشمن نے ہمارے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے کوئی سمت بھی ایسی نہیں۔ جو مرکز قادیان سے ۲ میل دور تک آزاد ہو۔ مگر جیسا کہ خدا کے وعدے ہیں۔ انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے اور ہم خدا کے فضل سے بالکل محفوظ رہیں گے اور دشمن تباہ ہو گا۔

(۷) یہ موجودہ تکلیف اور مصیبت جماعت کو ایک عظیم الشان ترقی دینے کے لئے پیدا کی گئی ہے نہ کہ جماعت کو تباہ کرنے کے لئے۔ عورت کو فطرتی طور پر شدید درد زہ خواہش بچہ کے لئے ہوتی ہے مگر بچہ کے حاصل کرنے کے لئے اسے درد زہ کی تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے اس تکلیف کے بعد ہی اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور حاصل ہوتا ہے۔ آج ہم پر بھی درد زہ کا وقت ہے جو خدا کے فضل سے انشاء اللہ جلد گذر جائے گا۔ اور اس کے بعد ہمارا خوب صورت اور عظیم الشان بچہ جس کا وعدہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا جا چکا ہے ہمیں عطا کیا جائے گا۔

میرے آقا آپ زیادہ فکرمند نہ ہوں خدا آپ کو کبھی ناکام نہیں کرے گا۔

ہمارا پیارا مرکز جس پر ہماری امیدیں وابستہ ہیں۔ کبھی ہم سے چھینا نہیں جائے گا۔ وہ غیور خدا کبھی ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ شخص جس نے اپنی ساری زندگی اس خدمت کے لئے صرف کر دی ہو مرنے کے بعد وہ اسے دشمن کے حوالے کر دیگا یہ ہرگز نہیں ہو گا۔ اور یہ بھی ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جن مقامات پر خدا کے نبی نے رو رو کر دعائیں کی ہوں اور جس جگہ پر خدا سے ہم کلام ہوا ہو۔ ان جگہوں کو خدا مشرکوں کے قبضہ میں دے دے گا یہ ہرگز نہیں ہو گا نہیں ہو گا اور نہیں ہو گا۔

حضور کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا

حضور ہماری استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایک مخلص دوست از قادیان)

اپنے آپ کو تیار کرو

ان کامیابیوں کیلئے جو فرشتے لئے ہوئے کھڑے ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

لاہور ۲۶ اگست آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ موجودہ مصیبت ہمارے لئے رحمت کا موجب بن سکتی ہے بشرطیکہ ہم ہر طرح کی مشکلات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اور ہمارے اندر قربانی کی سچی روح پیدا ہو جائے۔ اور ہم سچائی پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اپنے اندر پیدا کر لیں۔ اگر ہم حقیقی احمدی بن جائیں اور اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کر لیں تو گھبرانے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی بارہ مہینے نہیں گذریں گے کہ تمہاری طاقت اور شوکت پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ ہو جائے گی دنیا کی تاریخ یہ بتاتی ہے۔ کہ اس قسم کے فسادات لمبے عرصہ تک نہیں رہا کرتے اور ظالم مزید سزا پایا کرتے ہیں پس تمہیں ان مصیبتوں پر رونے کی بجائے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔ ان کامیابیوں کے لئے جو تمہارے لئے فرشتے لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ (مفصل آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان صلح کانفرنسوں سے فائدہ؟

(از جناب ملک احمد حسن صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ جدید لاہور)

ہندوستان اور پاکستان ہر دو مملکتوں میں امن کی بحالی اور صلح و آشتی کی فضا پیدا کرنے کی خاطر جن کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے ان میں سے ایک ۲۲ ستمبر کو دہلی میں منعقد ہوئی۔ گزشتہ ایک ماہ سے ایسی کانفرنسیں تواتر کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ اور اگر بدقسمتی سے حالات کی کیفیت اسی طرح قائم رہی۔ تو صلح کانفرنسوں کا یہ سلسلہ نہ معلوم کب تک جاری رہے گا۔

ہمیں تسلیم ہے کہ باہمی اختلاف و فساد کے رفع کرنے اور صلح و امن قائم کرنے کا ایک ضروری اور لازمی طریق یہ بھی ہے کہ فریقین ایک مجلس میں جمع ہو کر باہمی گفت و شنید کے ذریعے رفع اختلاف و فساد کی کوشش کریں۔ لیکن اس بات کو ہر شخص تسلیم کرے گا کہ یا ہمی گفت و شنید کے ذریعے مجوزہ کوشش ایک ابتدائی طریق کار ہے اور اگر اس کا کوئی مفید اور واقعی نتیجہ برآمد ہو تو رفع فساد کے لئے کوئی اور طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

قارئین الفضل کو یاد ہوگا کہ اس سلسلے کی پہلی کانفرنس ۱۵ اگست کو انبالہ میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں ہر دو مملکتوں کے وزرائے اعظم مشرقی اور مغربی پنجاب کے گورنر صاحبان وزراء ہندوستان کے ڈیفنس منسٹر سردار بلدیو سنگھ اور ڈپٹی سپریم کمانڈر وغیرہ تمام اعلیٰ انتظامی افسروں کے علاوہ سکھ قوم کے ڈوگرا ماسٹر تارا سنگھ اور ڈاکٹر گیانی کرتار سنگھ بھی شریک ہوئے۔ اور ہر دو مملکتوں کے جملہ امور ات مہمہ کے ان ارباب حل و عقد اور سکھ قوم کے ان صاحبان اختیار نے تمام حالات گذشتہ و حال پر غور کرکے اور مستقبل کے حالات کا اندازہ کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا وہ یہ تھا۔

(۱) انتقال اقتدار کے بعد سے مشرقی و مغربی پنجاب میں خطرناک فساد اور تباہی کا سلسلہ جاری ہے

(۲) ہماری حکومتوں کا سب سے اہم اور پہلا فرض یہ ہے کہ ہر دو علاقوں میں قانون اور امن کی بحالی کی کوشش کریں۔

(۳) اس لئے اس کانفرنس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ قانون شکنی اور خلل امن کے اس ہنگامہ کو ختم کرنے کے لئے وہ ہر وہ طریق اختیار کیا جائے جو ہمارے لئے ممکن ہو۔

یہ کانفرنس ۱۵ اگست کو ہوئی اور ختم ہوگئی لیکن اس کے بلند بانگ دعاوی اور مغلیہ طمطراق کا نتیجہ کیا نکلا۔ اس کے جواب میں اگر ہم افسوس کے ساتھ یہ کہہ دیں کہ صفر۔ تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کیا یہ درست نہیں کہ اس کانفرنس اور اس قسم کی کئی کانفرنسوں کے انعقاد کے باوجود قتل و سلب و نہب کی جو مہم جاری تھی اس میں ایک شمہ برابر بھی فرق نہیں پڑا۔ جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب ہے۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں۔ قافلوں اور ان کی گاڑیوں پر مسلح حملوں کا جو سلسلہ جاری تھا۔ وہ بدستور جاری ہے۔ جائدادوں کو لوٹنے قتلوں کو تباہ کرنے اور غارت گری کے تمام سامان جس طرح پہلے بہم تھے اسی طرح اب بھی ہیں۔ گویا صلح۔ آشتی۔ امن اور قانون کی بحالی کے لئے صلح کانفرنسوں کے ساتھ ساتھ فساد۔ بدامنی۔ تباہ گری اور قانون شکنی کا بھی ایک سلسلہ جاری ہے۔ انتہا یہ کہ اس سلسلے کی تازہ ترین صلح کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ [illegible] کہ امن شکن کارروائیاں پہلے کی طرح جاری ہیں۔ گویا جن حالات و واقعات کے درمیان ۱۵ اگست کو انبالہ میں کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ وہ حالات و واقعات اپنی پوری شدت بلکہ زیادہ شدت کے ساتھ اس ہفتہ کی کانفرنس کے موقع پر بھی موجود ہیں

سوال یہ ہے کہ جب متواتر تجربات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ ان صلح کانفرنسوں نے صورت حالات میں قطعاً کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔ بلکہ حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں تو ارباب حل و عقد اس حال اور اس حل سے نکلنے کا کوئی اور طریق کیوں نہیں سوچا جاتا؟

عاقل طبیب کا قاعدہ ہے۔ کہ جس مرض کے دفعیہ کے لئے ایک نسخہ کارگر نہیں ہوتا۔ تو مناسب غور و خوض کے بعد وہ دوسرا نسخہ بدل دیا کرتا ہے۔ اگر ہماری قوم کے نبض شناس دیکھ رہے ہیں کہ غلط اور فساد کا یہ مرض صلح کانفرنسوں کے منعقد ہونے میں نہیں آتا۔ تو وہ اس کے علاوہ اس کے لئے چارہ گری کی کوئی اور تدبیر کیوں نہیں کرتے۔

نہ معلوم ان کانفرنسوں میں کسی نے یہ سوال پیش کیا ہے کہ نہیں کہ صاحبان ہمیں یہ تو بتائیے کہ قانون شکن گروہ کی یہ غارت گرانہ سرگرمیاں جو گذشتہ ایک ماہ سے پنجاب کی امن پسند آبادی کے خلاف جاری ہیں۔ اگر ان کا رخ خود حکومت کی طرف ہو جائے وہ حکومت کے ارباب و عمال کو قتل کرنے لگیں۔ حکومت کے خزانوں پر حملہ کرکے انہیں لوٹنا شروع کر دیں۔ حکومت کے اور دوسرے اداروں پر حملہ کرکے انہیں تباہ و برباد کرنا شروع کر دیں تو کیا حکومت ان کے خلاف بھی کارروائی کرنے میں اسی طرح بے بسی کا اظہار کرے گی جس طرح وہ اب کر رہی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ امن شکن لوگ حکومت کے سرکاری ملازموں کو قتل عام شروع کر دیں جس طرح وہ اب کر رہے ہیں۔ اور حکومت کچھ نہ کرے۔ یا نہ کر سکے کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ حکومت کے خزانے لوٹ لیں۔ دفاتر کو آگ لگا دیں۔ سرکاری اداروں کو تباہ کر دیں۔ اور حکومت صرف یہ کہنے پر اکتفا کرے۔ کہ حکومت اپنی طرف سے ہر طرح کوشش کر رہی ہے لیکن وہ بے بس ہے اور شورشیوں کو غارت گری سے نہیں روک سکتی۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی اور واقعی نہیں کہہ سکتی تو موجودہ حالات میں ان کی خاموشی اور بظاہر چارہ گری نے ہم اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حکومتیں اس قتل و غارت پر جان بوجھ کر خاموش ہیں اور مجرمانہ تغافل سے کام لے رہی ہیں۔ اور ان کی نیت بخیر نہیں

لیکن اگر ہم کوئی کانفرنس نہیں کرنے والے نجائی امن و قانون کے متعلق اپنے دعووں میں مخلص ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ انصاف و انسانیت کے نام پر نہ سہی مصلحت۔ عقل اور دور اندیشی کے اقتضاء کے ماتحت ہی قتل و غارت کو بند کرا دیں۔ کیونکہ انجام کار میں اس صورت حال سے دونوں ہی کا نقصان ہوگا۔

اگر وہ دل کے ساتھ امن و امان چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ فوراً ہوائی جہازوں کے ذریعے فساد زدہ علاقوں میں اس امر کا اعلان مشتہر کر دیں۔ کہ سب لوگ اپنے اپنے گاؤں اور بستیوں میں رہیں جتھوں کی صورت میں مجتمع نہ ہوں اگر ایسا ہوا تو اور دیکھ بھال کرنے والے جہازوں کو کوئی جتھہ دیکھ پایا۔ تو اس پر بلا تکلف بم باری کی جائے گی۔

اگر حکومت اس امر کا اعلان عام کر دے اور قانون شکن افراد کے دل میں اس بات کا پختہ یقین کر دے کہ حکومت اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کا عزم رکھتی ہے۔ تو لوگ خلاف قانون جتھہ بازی کرنے سے باز آجائیں گے۔ جس کا لازمی اور خوشگوار نتیجہ یہ ہوگا کہ پناہ گزینوں کے کیمپوں، قافلوں اور ٹرینوں پر مسلح اور منظم حملوں کا سلسلہ رک جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ حکومت کے ارباب حل و عقد دل سے فساد و بدامنی روکنے کی خواہشمند ہوں۔ ورنہ کوئی تجویز اور علاج سود مند نہیں

ایک مبشر خواب

خواب میں دیکھتی ہوں کہ رات کا وقت ہے اچانک اطراف معلوم ہوتا ہے۔ گویا آسمان سے عذاب نازل ہونے لگا ہے سخت زلزلہ آیا ہے اور آسمان پر سرخ رنگ کے بادل سے چھا گئے ہیں جو بہت زیادہ گھنے نہیں ہیں اطراف معلوم ہوتا ہے کہ سرخ رنگ کی آندھی آئی ہے اور تمام غبار آسمان پر چڑھ گیا ہے تمام لوگ پریشان ہو رہے ہیں اور سخت تشویش اور اضطراب کی حالت میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے ہیں اور کچھ گھروں سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیوانوں کی طرح بھاگ رہے ہیں۔ کچھ زور زور سے روتے اور چیختے ہیں اور بعض اونچی اونچی آوازیں دعائیں پڑھتے ہیں۔ ہمارے گھر کے اکثر افراد بھی چھت پر چڑھ گئے ہیں اور ہماری نظر آسمان کی طرف ہے ہم آگ کے بنے ہوئے ہوائی جہاز دیکھتے ہیں جو نہایت تیزی سے ادھر ادھر اڑتے پھر رہے ہیں اور ان سے آگ کے شعلے گر رہے ہیں میں اس وقت اسطرح محسوس کرتی ہوں گویا جہاز سے دم گھٹ رہے ہیں ہم سخت تکلیف کی حالت میں ہیں اور گویا ہم بھی ایسے عذاب کی لپیٹ میں آچکے ہیں کہ اب بچنا مشکل ہے لیکن پھر اچانک میرے دماغ میں خیال آتا ہے اور میں نے جو میرے پاس کھڑے ہیں کہتی ہوں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے پیارے مسیح پر ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں خدا نہیں کریگا۔ یہ عذاب ساری دنیا پر نازل ہو رہا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیں بچا لیگا اگر ہمارے لئے ایسے حالات پیدا نہ کرے تو دنیا ایک نشان کس طرح دیکھے گی اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ مجھ کو اور نشان قائم کرنے کیلئے دکھایا ہے میں یہ الفاظ کہتی ہوں تو فوراً میری آنکھ کھل جاتی ہے اور اس وقت میری زبان پر یہ دعا ہے۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ... الخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی کے مسلمانوں پر اجتماعی جرمانہ عنقریب منسوخ کر دیا جائے گا

لاہور ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع راولپنڈی کے مسلمانوں پر ۳۰ لاکھ روپے کا جو اجتماعی جرمانہ عائد کیا گیا تھا اب اس کی تنسیخ کے احکام جاری ہونے والے ہیں ضلع راولپنڈی کے مسلمانوں سے جو جرمانہ وصول کیا گیا تھا اب اسے ایک تعلیمی فنڈ میں تبدیل کر دیا جائیگا جو طلبہ اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان سے باہر جانے کے خواہاں ہوں گے۔ انہیں اس فنڈ سے زر امداد مہیا کیا جائے گا۔

کوئٹہ۔ کراچی۔ ملتان اور راولپنڈی ڈویژنوں میں گاڑیاں کم کر دی گئیں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ کوئٹہ کی شدید قلت کی وجہ سے کوئٹہ۔ کراچی۔ ملتان اور راولپنڈی کے ڈویژنوں میں ۲۵ فی صدی گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں۔ مشرقی پنجاب سے ۲۰ ستمبر سے کوئی گاڑی نہیں آ رہی لاہور سے دہلی جانے والی ۱۴ ڈاؤن گاڑی بھی منسوخ کر دی گئی ہے

ملیریا کی وارداتیں زیادہ نہیں ہونگی

لاہور ۲۵ ستمبر صحت عامہ کے ماہرین کے تیار کردہ سالانہ تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی پنجاب کے اضلاع میں ملیریا کی وارداتیں کم ہوں گی۔ کیونکہ جولائی اور اگست میں بارشیں کم ہوئی ہیں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان فضائی آمد و رفت

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے اعلان کیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان دو نئی پروازیں ہفتہ میں تین بار شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ فضائی سروس چلانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ فضائی شاہراہ جو اکتوبر کے آغاز میں شروع ہو جائے گی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کو ملحق کر دے گی۔

یوپی کے زمینداروں سے زمینیں لے کر پناہ گزینوں کو آباد کیا جائے گا

لکھنؤ ۲۵ ستمبر۔ کل سول سیکرٹریٹ میں وزیر اعظم یوپی پنڈت گوبند ولبھ پنت کی صدارت میں یوپی کابینہ نے پناہ گزینوں کی امداد اور صوبہ کے امن اور قانون پر اس کے ردعمل پر غور کیا اور پناہ گزینوں کی نقل و حرکت پر نگرانی رکھنے کے لئے ایک محکمانہ آرڈیننس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ان زمینوں کو تقسیم میں لانے کیلئے قانون بنایا جائے جن پر زمیندار باقاعدہ کاشت نہیں کر رہے۔ یہ زمینیں پناہ گزینوں کو دی جائینگی۔

منٹگمری لائلپور سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں ۱۱ لاکھ ہزار مسلمان آباد کئے گئے۔ تقریباً دس لاکھ غیر مسلمان اضلاع کو خیرباد کہہ چکے ہیں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعے مغربی پنجاب کے بعض اضلاع میں مشرقی پنجاب سے آنے والے مسلمان پناہ گزینوں کی تعداد کا تخمینہ تیار کیا گیا ہے:۔

منٹگمری۔ لائلپور سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع سے غیر مسلم سب سے زیادہ تعداد میں نکلے ہیں۔ منٹگمری سے تین لاکھ پچیس ہزار غیر مسلم چلے گئے اور اس ضلع میں ساڑھے چار لاکھ مسلمان پناہ گزین آباد کئے گئے ہیں۔ ضلع لائلپور سے پونے دو لاکھ غیر مسلم گئے ہیں اور یہاں ساڑھے تین لاکھ مسلمان پناہ گزین آباد کئے گئے۔ ساڑھے تین لاکھ غیر مسلم ضلع شیخوپورہ چھوڑ گئے ہیں اور ابھی تک یہاں ڈیڑھ لاکھ مسلمان آباد کئے جا چکے ہیں سیالکوٹ سے ڈیڑھ لاکھ غیر مسلم چلے گئے۔ اور یہاں دو لاکھ بیس ہزار مسلمان پناہ گزین بسائے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی پنجاب کی حالت کے متعلق سرکاری بیان

لاہور ۲۵ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق کل کامونکی ریلوے اسٹیشن پر غیر مسلم پناہ گزینوں کی ٹرین پر جو حملہ ہوا۔ اس میں تین سو سے زیادہ اشخاص ہلاک اور تقریباً اتنے ہی زخمی ہوئے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ۔

پاکستان آنے والے مسلمان پناہ گزینوں کی سپیشل گاڑیوں پر مشرقی پنجاب میں مسلسل حملوں کے باعث مغربی پنجاب میں اضطراب و بے چینی۔ ضلع گوجرانوالہ میں غیر مسلم پناہ گزینوں پر حملہ کا باعث بنی اور جہلم میں بھی اکا دکا حملوں کی وارداتیں ہوئیں۔ دیگر اضلاع میں امن رہا۔

لاہور میں ۱۱۱ اشخاص ہیضہ سے لقمۂ اجل ہو چکے ہیں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ ۶ ستمبر سے آج تک لاہور میں ہیضہ کی ۷۹۱ وارداتیں ہوئیں جن میں ۱۳۱ ہلاک ثابت ہوئیں۔ ۲۰۰ وارداتوں اور اموات کے تناسب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ہیضے نے شدید صورت اختیار نہیں کی۔ کل ۷۹۱ وارداتوں میں سے تین اموات واقع ہوئیں۔

لاہور میں ہیضے کی وبا مشرقی پنجاب سے آنے والے پناہ گزینوں کی آمد کے بعد پھیلی ہے معلوم ہوا ہے کہ آج تک لاہور میں ۱۵۰۸ اشخاص کو ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔

اونی کپڑے اور چارپائیوں کی فوری ضرورت

لاہور ۲۵ ستمبر۔ سیال امیر الدین میئر لاہور کارپوریشن نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلمان پناہ گزینوں کے لئے اونی کپڑے اور ایک ہزار چارپائیاں دیں۔ ہندوستان سے بے شمار مسلمان پناہ گزین زخمی حالت میں پاکستان پہنچے ہیں ان مجروحین کو فوری طبی امداد اور کپڑوں اور بستروں کی ضرورت ہے۔ ہسپتال میں چارپائیوں کی بہت قلت ہے۔ اس لئے مجروحین کی مشکلات کے ازالہ کے لئے وسیع انتظامات کرنے لازمی ہیں۔

کیا خان عبدالغفار کانگرس سے علیحدہ ہو گئے؟

پشاور ۲۵ ستمبر۔ سرحد کے کانگرسی لیڈر خان عبدالغفار نے کانگرس سے قطع تعلق کرنے کا غیر رسمی اعلان کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے سرخپوش تحریک کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ آئندہ سرحدی گاندھی۔ آشرم۔ بندے ماترم جے ہند نمستے وغیرہ کے الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔

امرتسر میں تین ہزار مسلمان جاں بحق ہوئے

بی بی سی کا اعلان

لاہور ۲۶ ستمبر۔ کل رات بی بی سی (لندن) ریڈیو نے اعلان کیا کہ امرتسر میں مسلمان پناہ گزینوں کی جس ٹرین پر سکھوں نے حملہ کیا تھا اس میں تین ہزار مسلمان شہید ہوئے یا لاپتہ ہیں

بٹاویہ۔ ۲۶ ستمبر۔ لندنبری جنرل شرق الہند کے گورنر جنرل ڈاکٹر ہربرٹ فان مک نے کل اعلان کیا کہ انڈونیشی جمہوریہ سے ہالینڈ کی صلح کے لئے دی شرطیں ہیں لندنبری پولیس کی کارروائی شروع کرنے سے قبل پیش کی گئی تھیں۔

سندھ کی اقتصادی زندگی کو مفلوج کرنے کی کوشش

کراچی ۲۵ ستمبر۔ سندھ کے وزیر اعظم ایم۔ ایوب کھوڑو نے ہندو تاجروں کو جو سندھ کی تجارت پر حاوی ہیں۔ خبردار کیا ہے کہ اگر صوبہ کی اقتصادی زندگی کو مفلوج اور معطل کرنے کی کوشش کی گئی تو حکومت اسے قطعی برداشت نہیں کرے گی۔ اگر ہیوپاریوں نے تعاون کرنے سے گریز کیا تو حکومت مجبور ہو گی کہ سندھ کی اقتصادی زندگی کو منہدم ہونے سے بچانے کے لئے سندھ سے ہندوؤں کے اخراج نے سندھ کے اقتصادی نظام پر شدید بار ڈال دیا ہے اور حکومت نے بعض اشیاء کی درآمد بند کرنے کے لئے حکم نامہ جاری کر دیا ہے۔

فسادات کی صورت میں قحط اور وباؤں کا شدید خطرہ ہے سوشلسٹ لیڈر رام منوہر لوہیا کا انتباہ

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے دہلی کے شہریوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو عیسائی یونین کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ظلم و تشدد سے بچائے انہوں نے خبردار کیا کہ اگر تشدد فوراً بند نہ کیا گیا تو ہندوستان کی دوسری جنگ شروع ہو جائے گی جو کبھی ختم نہ ہو گی۔ اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا گلہ کاٹتا رہے گا۔ انہوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے درخواست کی کہ انہیں برادر کشی سے باز آجانا چاہئے

غذائی حالت کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ جتنے زیادہ فسادات جاری رہیں گے اتنا ہی زیادہ قحط اور وباؤں کا خطرہ بڑھتا جائے گا۔ اور عوامی حکومت قائم کرنے اور غربت کو دور کرنے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مزار

پٹیالہ ۲۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سرہند کے قریب روضہ شریف کی حفاظت کے لئے پٹیالہ کی فوج کا مضبوط پہرہ متعین کر دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت ہند کا سرکاری اعلان

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ مسلم پناہ گزینوں کی ایک ٹرین پرسوں رات بخیریت امرتسر سے گذر کر مغربی پنجاب پہنچ گئی ہے۔ تین اور پناہ گزینوں کی ٹرینیں جو لاہور جا رہی تھیں۔ احتیاط کے طور پر ٹھہرا لی گئی ہیں اور سرحد پر حفاظتی انتظامات مکمل ہونے پر روانہ کر دی جائیں گی۔ امرتسر۔ جالندھر۔ لدھیانہ اور انبالہ کے علاقوں سے کشیدگی کی اطلاعیں پہنچی ہیں۔ زیادہ تر پناہ گزین پیدل چلے آتے ہیں۔ پناہ گزینوں کے قافلوں اور ٹرینوں کو حفاظت سے نکالنے کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

لاکھوں غیر مسلم پناہ گزین مغربی پنجاب سے پیدل چار مختلف قافلوں میں مشرقی پنجاب کے رخ چل رہے ہیں۔ فوج کے حفاظتی دستے ان کے ہمراہ ہیں۔ کپورتھلہ سے ۵۰ مسلم پناہ گزینوں کو غازی گراہ پہنچا دیا گیا ہے۔ ٹرکوں کا ایک اور قافلہ (لودھیانہ) سے سترہ غوا شدہ عورتیں برآمد کی گئی ہیں۔

مشرقی پنجاب میں اینگلو انڈین افسر سے جابرانہ سلوک

کراچی ۲۰ ستمبر۔ بہت سے اینگلو انڈین کنبے جان بچا کر مشرقی پنجاب سے لاہور پہنچ چکے ہیں۔ انہیں نہایت بربریت سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ اور جو سلوک ان کے ساتھ کیا گیا وہ نہایت جابرانہ تھا۔ مسٹر الیف۔ سی میجر صدر سندھ اینگلو انڈین ایسوسی ایشن پاکستان نے ایک اپیل میں ان تمام کنبوں کی امداد کے لئے چندہ وغیرہ جمع کرنے کی اپیل کی ہے۔ مغربی پنجاب میں ان لوگوں کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کیا گیا۔ جب لوگوں کو یہ پتہ چلا کہ یہ گبن صاحب کے آدمی ہیں تو ان کے ساتھ بہت ہی بہتر سلوک کیا گیا۔ آپ نے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی امداد کے لئے فوراً چندہ دیں۔ تمام عطیے اس پتہ پر پہنچنے چاہئیں۔ مسٹر الیف۔ سی میجر۔ ۱۲ کلیسنٹ کورٹ وکٹوریہ روڈ کراچی ۴

حکومت مشرقی پنجاب کا اعلان

جالندھر ۲۰ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب میں عام صورت حالات میں کافی حد تک اصلاح ہو گئی ہے۔ انبالہ، لدھیانہ، شملہ، کرنال، روہتک اور گڑگاؤں میں بھی عام صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ ۲۱ ستمبر کو امرتسر میں پناہ گزینوں کی لاریوں پر حملہ کیا گیا۔ جس میں ۲۵ مسلمان شہید اور متعدد مجروح ہوئے۔ محافظ دستے نے گولی چلائی جس سے ۲۸ حملہ آور ہلاک ہو گئے۔ امرتسر میں اسی رات کو پناہ گزینوں کی ایک ٹرین پر حملہ کیا گیا۔ پرسوں امرتسر سے پچاس پچاس ہزار کے تین قافلے خیر و عافیت سے گذر گئے۔ پناہ گزینوں کا ایک اور قافلہ گورداسپور سے سلامتی کے ساتھ نکل گیا ہے۔

ضلع ہوشیار پور میں کثیر تعداد میں لٹیروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

سرحد میں اسلحہ بنانے کے لئے کارخانہ قائم کیا جائے گا

پشاور ۲۰ ستمبر۔ وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خاں نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت سرحد مصیبت زدہ مسلمان پناہ گزینوں کی امداد کے لئے ہر ممکن بھرپور امداد کر رہی ہے۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے گورنر سرحد کی صدارت میں ایک پراونشل کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ پیر صاحب مانکی شریف اس کمیٹی کے نائب صدر اور ڈپٹی کمشنر پشاور اور ارباب احمد اعلیٰ خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔

غیر مسلموں کی جائیدادوں کے حصول کے متعلق نافذ شدہ آرڈی نینس کا ذکر کرتے ہوئے خاں عبدالقیوم خاں نے کہا کہ غیر مسلموں کے خالی کردہ مکانات اور بنگلوں کی تقسیم کے وقت حکومت پاکستان کے ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ اور وہ کانیں زیادہ تر پناہ گزینوں کو دی جائیں گی۔ اسلحہ کے لائسنس دینے کے متعلق حکومت سرحد کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آئندہ رائفل ریوالور اور دیگر ہتھیاروں کے لائسنس پاکستان کے تمام وفادار اور قانون کا احترام کرنے والے شہریوں کو دیئے جائیں گے۔ صوبہ سرحد میں اسلحہ بنانے کے لئے ایک سرکاری فیکٹری کے قیام کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ کیونکہ اس صوبے میں ہتھیار بنانے والے کاریگروں کی بہتات ہے۔

کابینۂ مغربی پنجاب کا طویل ترین اجلاس

لاہور ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امرتسر میں دہلی سے آنے والی مسلمان پناہ گزینوں کی گاڑی پر حملہ کے بعد مسلمانوں سے قتل عام کی خبر لاہور میں تاخاتا پھیل گئی۔ سیاسی کارکنوں نے مشتعل عوام کو بمشکل پرسکون کیا۔ آنریبل میاں افتخار الدین فوراً گورنمنٹ ہاؤس پہنچے۔ جہاں انہوں نے گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی اور ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر راب لوکہارٹ سے ملاقات کی۔

بعد ازاں گورنر نے مغربی پنجاب کے کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ پناہ گزینوں کے لئے قائم کردہ محکمہ کے سینیئر حکام بھی شریک اجلاس ہوئے۔ رات کے گیارہ بجے تک گورنر اس اجلاس میں شریک رہے۔ بعد ازاں خاں افتخار حسین آف ممدوٹ وزیر اعظم نے اجلاس کابینہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہ اجلاس صبح تک جاری رہا۔

لیک سکیسیس ۲۰ ستمبر۔ آج مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح حکومت برطانیہ فلسطین کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کے لئے ایک بیان جاری کرے گی۔

ریاست جودھپور میں مسلمان محفوظ ہیں

وزیر اعظم سندھ کا بیان

کراچی ۲۰ ستمبر۔ مسٹر ایم اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ریاست جودھپور میں جو مسلمان ہیں۔ وہ بالکل محفوظ ہیں ریاستی حکام نے اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔

پاکستان کے ٹکٹ اور ڈاک کی سٹیشنری اکتوبر سے ڈاکخانوں میں آ جائے گی

کراچی ۲۰ ستمبر۔ ٹکٹ جن پر "پاکستان" لکھا ہوگا۔ چھ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے پاکستان کے تمام ڈاکخانوں میں بکنا شروع ہو جائیں گے۔ ڈاکخانہ کی سٹیشنری اور فارم جن پر "پاکستان" کا لفظ چھپا ہوگا۔ پاکستان کے تمام تار گھروں سے سات نومبر سے بکنا شروع ہو جائیں گے۔ اس لئے سات اکتوبر سے جن لفافوں اور دوستانہ ڈاک کی خبروں پر جن پر ٹکٹ چسپاں کئے جاتے ہیں پاکستان کے ٹکٹ چسپاں نہیں ہوں گے۔ وہ بیرنگ سمجھے جائیں گے۔

قیام امن کے لئے تلقین کی جائے

لاہور کے بشپ کی اپیل

لاہور ۲۰ ستمبر۔ لاہور کے بشپ نے تمام مذاہب کے پیشواؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہر مسجد، مندر اور گرودوارہ میں لوگوں کو یہ تلقین کریں کہ کسی مذہب میں بھی قتل و غارت جائز نہیں اور خدا ان کاموں سے خوش نہیں ہوتا کہ تباہی و بربادی کی تمام وارداتیں ختم ہو جائیں۔

جنرل اسمبلی میں پاکستان کے رکن بننے کی رسم

سر ظفر اللہ خاں تقریر کریں گے

لیک سکیس ۲۰ ستمبر۔ کل رات جب مجلس اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ تو اس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ پاکستان اور یمن کو فوراً مجلس اقوام متحدہ میں شامل کرنے کی سفارش کو قبول کر لیا جائے تاکہ پاکستان کا وفد جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت کر سکے۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پاکستان کا وفد پہلی مرتبہ مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کریگا۔ یہ رسم انتہائی سادگی سے ادا کی جائے گی۔ سب سے پہلے مجلس اقوام متحدہ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں پاکستان کے ممبر بننے پر ووٹ لئے جائیں گے۔ اس کے بعد سکرٹری جنرل مسٹر لی پاکستان کے وفد کے لیڈر سر ظفر اللہ خاں کو اس نتیجہ سے مطلع کریں گے۔ پھر اس کے بعد روشنی اور کیمروں کی دھیمی آواز کے درمیان سر محمد ظفر اللہ خاں رسمی طور پر دستخط کریں گے جب یہ اجلاس شروع ہوگا۔ تو سر محمد ظفر اللہ خاں کو صدر بنا دیں گے۔ کہ وہ اپنی مقررہ جگہ پر دائیں طرف وزیر ہوں۔ صاحب صدر مختصر سی تقریر میں ان کا خیر مقدم کریں گے۔ پھر نمائندوں اور انگلستان کے نمائندوں کو تقریریں کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس کے بعد مجلس اقوام متحدہ میں پاکستان کی آواز پہلی مرتبہ سماعت افروز ہوگی جب سر محمد ظفر اللہ خاں اقوام متحدہ کا شکریہ ادا کریں گے۔ اس کے بعد انہیں اور ڈیلی گیشن کے دوسرے ممبروں کو ان نشستوں تک پہنچانے کے لئے ایک فرانسیسی افسر ان کی رہنمائی کریں گے۔ سر ظفر اللہ جب اپنی نشست پر بیٹھ جائیں گے تو ہر ایک ملک کے وفد کا لیڈر ان کی میز پر آئیگا اور ان کے ساتھ ہاتھ ملائے گا اور مبارک باد دے گا۔